SIDDEEQA INSTITUTE

Nurturing Believers

خواتین کے لئے تربیتِ اولاد سے متعلقہ نصائح کا سلسلہ

حصہ ۴: تربیت کی بنیاد محبت پر

کیونکہ دل کے جذبات پر خیالات، خواہشات، اور اعمال کی بنیاد ہوتی ہے، اس لیے بچوں کی تربیت میں ہماری محنت صرف اس وقت پوری طرح رنگ لائے گی جب ہمارے بچوں کے دلوں میں سکون اور اطمئنان ہوگا، اور وہ جذباتی مسائل میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

اول تو یہ کہ **جن بچوں کے دلوں میں دکھ، رنجشیں، حسرتیں اور بے اطمئنانی ہوں، انکی سوچ کا انداز، انکی تمنائیں، اور انکا طرزِ عمل اس بگاڑ کی عکاسی کرتا ہے۔** مثلاً، جو بچہ محسوس کرتا ہے کہ اسکے والدین اسے توجہ نہیں دے رہے، وہ چھوٹی عمر میں تو ان کی توجہ حاصل کرنے کے لیے غلط طریقے اختیار کرے گا، اور تھوڑا بڑا ہوگا تو اسکے اندر احساس کمتری پیدا ہوگی کیونکہ وہ سوچے گا کہ ضرور میرے میں کوئی کمی ہے کہ میرے والدین مجھ سے پیار نہیں کرتے۔ ایسے بچے پھر دوسروں سے توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بعض اوقات غلط قسم کے دوستوں سے بھی۔

دوسرا، **اگر ہم ایسے بچوں کو دین سکھانے کی کوشش کریں گے جو جذباتی مسائل میں مبتلا ہوں، تو انکی دین کی سمجھ اور انکا دین پر عمل ان مسائل کی عکاسی کرے گا،** اور صحیح معنوں میں نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق نہ ہو سکے گا۔ جو بچہ احساسِ کمتری اور خود اعتمادی میں کمی کا شکار ہو، مثلاً، وہ شریعت کے ان احکامات کو پورا کرنے میں جھجھک محسوس کرے گا جو دوسروں سے اسے منفرد بنا دیں۔مزید یہ کہ جن بچوں کے دل میں رنجشیں اور غصہ ہوں، اور وہ محسوس کریں کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، ان کی طبیعت میں ایسی سختی آ سکتی ہے کہ چاہتے ہوئے بھی ’’ رحمة لِلعالَمین‘‘ (تمام جہانوں کے لیے رحمت) ﷺ کے رنگ میں اپنے آپ کو نہیں رنگ پاتے۔

تیسرا، **ہم اپنا یقین اور اپنی اقدار صرف اسی صورت میں اپنے بچوں میں منتقل کر سکتی ہیں جب ہمارے تعلقات انکے ساتھ بہت اچھے ہوں۔** مثلاً، اگر ہمارے بچے کے دل میں ہمارے لیے یہ رنجش ہے کہ ہم اسکو نظر انداز کرتے ہیں، یا ہم اس پر اسکے بہن بھائی کو ترجیح دیتے ہیں، تو نہ صرف یہ کہ وہ ہماری نصیحت قبول نہیں کرے گا، بلکہ عین ممکن ہے کہ ہمیں چڑانے کے لیے ہماری خلاف ورزی کرے۔ اس کے برعکس، اگر ہمارا قلبی تعلق ہماری اولاد کے ساتھ مضبوط ہے، اور انھیں ہم پر اعتماد ہے، تو وہ ہماری نصیحتوں کو بھی زیادہ قبول کریں گے، اور ہمارے نقش قدم پر چلنے کی کوشش بھی کریں گے۔

کیونکہ والدین، بالخصوص مائیں، اپنی اولاد کی کائنات کا مرکز و محور ہوتی ہیں، انکا اپنے بچوں کی دل کی کیفیات پر سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے، اور اپنے بچوں کی جذباتی ضروریات کو پورا کرنے میں ان کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔

ہم کس طرح اپنے بچوں کی جذباتی ضروریات پوری کر سکتے ہیں؟

کیا کرناہے...		کس طرح کرنا ہے...
اپنے بچوں سے محبت کا اظہار کریں	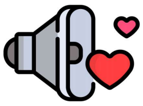	وقتا فوقتا زبان سے اپنی محبت کا اظہار کریں، مثلاً ان سے کہیں، ''آپ تو میری جان ہو'' ''آپ کے بغیر میں بہت اداس ہو جاتی ہوں،'' ''آپ سکول میں ہوتے ہو تو میں آپکو بہت مِس کرتی ہوں،'' ''آپ تو میرے دل کی ٹھنڈک ہو۔''
		لاڈ پیار کے ناموں سے ان کو پکاریں، چاہیں تو ہر بچے کے لیے الگ الگ محبت بھرا نام رکھ لیں۔
		اپنے بچوں کو کثرت سے بوسہ دیں اور انھیں گلے لگائیں، خصوصاً جب وہ اسکول جائیں یا اسکول سے واپس آئیں، اور رات کو سونے سے پہلے۔
		بچوں سے لاڈ پیار کے لیے وقت نکالیں، کبھی ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر انکے بالوں میں ہاتھ پھیریں، کبھی ان کے ساتھ لیٹ کر انھیں زور سے پکڑیں۔
	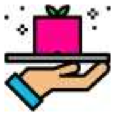	بعض اوقات اپنے بچوں کا پسندیدہ کھانا یا میٹھا انکے لیے بنائیں یا خریدیں، یا انکی کوئی پسندیدہ چیز انھیں دیں (مثلاً کوئی کھلونا یا کتاب)، اور انھیں بتائیں کہ بس محبت میں آپ نے ایسے کیا۔
اپنے بچوں کو توجہ دیں		جب وہ اسکول سے واپس آئیں، تو ان کا استقبال کرنے کے لیے خود کو فارغ کریں، اور ان سے ان کے دن کے بارے میں پوچھیں۔ اگر وہ خود سے نہ بتائیں، تو ان سے سوال کریں تاکہ انھیں محسوس ہو کہ آپکو واقعی دلچسپی ہے۔
		جب آپکے بچے آپ سے کوئی بات کرنا چاہیں، تو خود کو انکے لیے فارغ کریں۔ اگر اس وقت آپ مصروف ہوں تو انھیں بھگا دینے کی بجائیں سمجھائیں کہ ابھی آپ مصروف ہیں، لیکن فارغ ہو کر ضرور ان کی بات سنیں گی۔ پھر ضرور بضرور، فارغ ہو کر انکے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں کہ وہ کیا بات کرنا چاہ رہے تھے۔
		اپنے بچوں کی بات غور سے سنیں۔ اپنے سوالات، کومنٹس، منفی رد عمل، اور نصیحتوں سے بات کاٹے بغیر انھیں کھل کر بات کرنے دیں۔ انھیں یہ احساس دلائیں کہ آپکو **انکی** بات میں دلچسپی ہے، نہ کہ اپنی بات میں۔
		دن میں کچھ وقت، چاہے چند منٹ ہی کیوں نہ ہوں، ہر بچے کے ساتھ الگ الگ گزاریں۔ چاہے اس وقت میں ان سے باتیں کریں، یا ان سے کھیلیں، یا ان کو باہر لے کر جائیں، بہر حال اس دوران صرف انکو توجہ دیں، کسی اور کو نہیں۔

اللہ ﷻ کے حبیب ﷺ بچوں سے خاص شفقت کا معاملہ فرماتے تھے، جب بھی بچوں کے پاس سے گزر ہوتا آپ ﷺ ان کو سلام کرتے، سر پر دستِ شفقت پھیرتے اور چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھاتے۔ ہم بھی اپنے بچوں کی جذباتی ضروریات پوری کرنے کے عمل میں رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت کی اتباع کی نیت شامل کر کے اس کو اپنے اور اپنے بچوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنا سکتے ہیں۔

یہ عنوان جاری رہے گا...